بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

ایڈیٹر رحمت اللہ خاں شاکر — یوم چہار شنبہ

جلد ۳۱ | ۱۰ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش | ۵ ماہ صفر ۱۳۶۲ ہجری | ۱۰ فروری ۱۹۴۳ء | نمبر ۳۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت آنکھوں میں درد کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا کریں۔

یہ خبر خوشی کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے آخری امتحان میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ہاں پوتی کی ولادت کی خوشی میں مقامی درسگاہوں اور دفاتر میں ایک روز کی تعطیل کی گئی۔

پرسوں ۴ بجے شام دار حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لجنہ اماء اللہ حلقہ مسجد مبارک و مسجد اقصےٰ کا ماہانہ جلسہ ہوا جس میں حافظ محمد رمضان صاحب کے علاوہ بعض

روزنامہ الفضل قادیان — ۵ ماہ صفر ۱۳۶۲ ہجری

قدردانِ "الفضل" سے ایک ضروری گزارش

اخباروں کے لئے کاغذ حاصل کرنے میں ان دنوں جو دقتیں پیش آرہی ہیں۔ اُن سے ہر اخبار بین اچھی طرح واقف و آگاہ ہے۔ اور "الفضل" کے لئے یہ مشکلات خاص طور پر زیادہ ہیں۔ دُوسرے اخبارات کی نسبت "الفضل" کی آمد کے ذرائع محدود ہیں۔ بعض دُوسرے اخبارات کو امداد ملنے کی جو صورتیں ہیں۔ وُہ ہمارے لئے مسدود ہیں۔ اور بعض تو ہمارے نزدیک ناجائز بھی ہیں۔ اشتہارات اخبارات کی آمد کا خاص ذریعہ ہیں لیکن "الفضل" جس کا مطمح نظر طلب زر نہیں۔ بلکہ قومی۔ اخلاق کی درستی اور افرادِ قوم کے کیرکٹر کی تعمیر ہے۔ اور جس کا مقصد دنیا میں علم اسلام کو سربلند و سرفراز کرنا ہے۔ وُہ اس ذریعہ سے بھی کوئی خاص فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ پھر صاحب اثر و رسوخ لوگوں کے ساتھ ذاتی تعلقات بھی اس تکلیف دہ زمانہ میں بہت حد تک حلِ مشکلات میں ممد ہوتے ہیں لیکن "الفضل" اس لحاظ سے بھی دُوسرے اخباروں سے بہت پیچھے ہے۔ اور اس لئے یہ کہنا بالکل صحیح ہے۔ کہ گو آج کل ہر اخبار مشکلات میں سے گزر رہا ہے لیکن الفضل کی مشکلات سب سے زیادہ ہیں۔

احباب اس امر سے ناواقف نہیں ہیں۔ کہ کاغذ کی گرانی اور اس کے حصُول میں مشکلات نے بڑے بڑے سرمایہ دار اخباروں کو بھی مجبور کر دیا ہے کہ اپنے حجم گھٹائیں۔ اور قیمتوں میں اضافہ کریں سب سے زیادہ سرمایہ دار ہنُدو اخبارات ہیں مگر انہوں نے اپنی قیمتوں میں گراں قدر اضافے کر دیئے ہیں۔ پہلے ایک پرچہ کی قیمت صرف ایک آنہ تھی۔ جو اب ڈیڑھ آنہ ہو چکی ہے۔ یعنی اس میں پچاس فیصدی اضافہ کیا جا چکا ہے۔ سالانہ قیمت بائیس سے تیس روپے کر دی گئی ہے۔ اور اس کے ساتھ حجم بھی نصف کر دیئے گئے ہیں۔ مسلم روزناموں نے بالعموم حجم نصف کر دیئے ہیں۔ انگریزی کے بڑے بڑے اخباروں نے بھی اپنے حجم کم کر دیئے اور قیمتیں ۲۲ سے ۴۸ روپے کر دی ہیں۔ اس کے علاوہ ان اخباروں نے اپنی دلچسپیوں میں بھی کمی کر دی ہے۔ بعض اخبارات ہر ہفتہ تصویریں دیتے تھے۔ یہ سلسلہ بھی اکثر اخبارات نے بند کر دیا ہے۔ ہندو اخبارات پہلے روزانہ شائع ہوتے تھے۔ اب ہفتہ میں ایک دن ناغہ کرنے لگے ہیں۔ اور ان سب باتوں سے ظاہر ہو سکتا ہے۔ کہ کاغذ کی صورتِ حال نے اخباروں پر کتنا گہرا اثر ڈالا ہے۔

احباب کو معلوم ہے کہ اب تک الفضل کی قیمت میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔ حجم میں بے شک دو صفحات کی کمی کچھ عرصہ سے کی گئی ہے۔ لیکن کتابت گنجان کر کے اور زیادہ سے زیادہ مضامین کے لئے گنجائش نکال کر اس کمی کو پورا کر دیا گیا ہے۔ اور اس طرح حجم میں تو گو قدرے کمی کی گئی۔ لیکن مضامین کے لحاظ سے کچھ زیادتی ہی ہوئی ہے۔ کم سے کم کمی تو کوئی نہیں ہوئی۔ لیکن اب حالات ایسے ہو گئے ہیں۔ کہ اگر کوئی مزید قدم نہ اٹھایا گیا۔ تو اخبار کو موجودہ حالت میں زندہ رکھنا بہت مشکل ہو جائے گا۔ کاغذ جو پہلے ڈیڑھ۔ پونے دو روپے رِم قادیان میں ملتا تھا۔ اب ۲۷۔ ۲۸ بلکہ ۳۰ روپیہ تک اس کی قیمت چڑھ گئی ہے۔ اور اس طرح آج کل الفضل کے موجودہ حجم پر روزانہ قریباً ایک سو روپیہ کا کاغذ صرف ہو رہا ہے گویا ۲½ تین ہزار روپیہ ماہوار اور ۳۰۔۳۵ ہزار روپیہ سالانہ صرف کاغذ کا خرچ ہے۔ باقی اخراجات اس کے علاوہ ہیں۔ اور پھر سب سے بڑی مشکل یہ آ پڑی کہ اس قیمت پر بھی کاغذ مل نہیں رہا۔ بہت تگ و دو اور دوڑ دھوپ کے بعد اور جگہ جگہ تلاش کرنے کے نتیجہ میں تھوڑا بہت کاغذ دستیاب ہوتا ہے اور ظاہر ہے۔ کہ اس دوڑ دھوپ پر بھی کارکنوں کو جسمانی کوفت کے علاوہ خرچ بھی کرنا پڑتا ہے اور یہ حالات ایسے ہیں۔ کہ ہم یقین کامل رکھتے ہیں۔ کہ اگر ان سے مجبور ہو کر "الفضل" کی قیمت میں کچھ اضافہ کیا گیا۔ تو احباب اسے بخوشی برداشت کر لیں گے بے شک ان کو چند روپے زیادہ خرچ کرنے پڑیں گے لیکن اس کوشش اور تکلیف کے پیش نظر جو کارکنان الفضل کے ذریعہ ان کو رُوحانی غذا پہنچانے کے لئے اٹھاتے ہیں۔ وُہ بھی اس کی خاطر تھوڑی سی مالی قربانی کو گوارا کر لیں گے۔ اور کوشش کریں گے۔ کہ یہ اضافہ "الفضل" کے لئے تقویت و استحکام کا موجب ہو کسی ضعف اور کمزوری کا باعث نہ بنے ہمیں امید رکھنی چاہیئے۔ کہ قیمت میں اضافہ کی وجہ سے "الفضل" کی اشاعت پر کوئی اثر نہ پڑیگا ورنہ یہ اضافہ اس کے لئے مفید ہونے کے بجائے مضر اور نقصان دہ ثابت ہوگا۔ آج دُنیا میں ہر چیز کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ لیکن اس کے باوجود لوگوں نے کسی چیز کا استعمال ترک نہیں کر دیا۔ گرانی کے باوجود ہر چیز طلب ہوتی اور استعمال کی جاتی ہے۔ پھر اگر عام استعمال کی چیزیں جن میں سے بہت سی ایسی ہیں۔ کہ ان کے بغیر بھی گزارہ ہو سکتا ہے اور اگر ان کا استعمال ترک کر دیا جائے۔ تو کوئی خاص نقصان نہیں پہنچتا۔ برابر استعمال کی جا رہی ہیں۔ تو اگر کوئی احمدی دوست "الفضل" کی قیمت میں معمولی اضافہ کو بوجھ سمجھ کر اس کی اشاعت کو نقصان پہنچائے۔ تو اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ وُہ نہ الفضل کی قدر و قیمت کو سمجھتا ہے۔ اور نہ مرکز سلسلہ کے ساتھ اپنے تعلق اور وابستگی کی اہمیت سے آگاہ ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بارہا الفضل کی توسیع اشاعت کی طرف احباب کو توجہ دلا چکے ہیں۔ اور حضور کے ان ارشادات پر عمل کر کے ثواب حاصل کرنے کا یہ ایک خاص موقعہ ہے۔ جماعت میں کئی صاحب مقدرت احباب ایسے ہیں۔ جو اخبار نہیں خریدتے۔ اور اگر ایسے دوستوں کو خریداری پر آمادہ کیا جا سکے۔ تو اخبار کی مدد کے علاوہ انہیں خود بھی فائدہ پہونچے گا۔ اس لئے ہر مقام پر دوستوں کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور جو دوست اخبار خریدنے کی استطاعت رکھنے کے باوجود اسے نہیں خرید رہے۔ انہیں خریدار بنانا چاہیئے۔

احباب کو یہ اطمینان رکھنا چاہیئے۔ کہ "الفضل" کی قیمت میں جو اضافہ ہوگا۔ وُہ مستقل نہیں۔ بلکہ عارضی ہوگا۔ اس کا مقصد چونکہ نفع کمانا نہیں بلکہ محض "الفضل" کو زندہ رکھنے کے لئے سامان مہیا کرنا ہے۔ اس لئے جونہی حالات درست ہو کر کاغذ ملنے لگا۔ اور اس کی قیمت میں کمی واقعہ ہوگئی اخبار کی قیمت بھی گھٹا دی جائے گی۔ اور اس لئے امید رکھنی چاہیئے۔ کہ قیمت میں یہ عارضی زیادتی ایک محدود عرصہ کے لئے ہوگی۔ اور اس وجہ سے بھی احباب اسے بخوشی برداشت کر لیں گے خطبہ نمبر اور روزانہ اخبار کی قیمت میں جو اضافہ کیا جانے والا ہے۔ اس کا اعلان عنقریب اخبار میں کر دیا جائے گا۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فراہمی گندم کے متعلق

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

قادیان میں باوجود فصل پر کافی مقدار گندم خریدنے کے بعض لوگوں کو گندم نہ ملنے کی دقت پیش آرہی ہے۔ مجھے جلسہ سالانہ پر بعض دوستوں نے بتایا تھا۔ کہ ہم نے آپ کی تحریک پر ضرورت سے زیادہ گندم محفوظ کی ہوئی ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ جماعت ہائے احمدیہ لائل پور، سرگودہا (اس ضلع نے پہلے بھی کافی گندم مہیا کی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء) منٹگمری، ملتان، شیخوپورہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ ماہ اپریل ۱۹۴۳ء (نئی گندم خریدنے کے وقت) تک کے خرچ کے مطابق گندم رکھ کر باقی گندم کا اندازہ کرکے مجھے اطلاع دیں۔ اور قیمت کا بھی۔ نیز جو خرچ وہاں سے قادیان لانے کا ریل کا پڑتا ہو۔ تاکہ اگر خرچ مناسب ہو تو گندم کے منگانے کا انتظام کیا جا سکے۔

لاہور کے احمدی کالجیٹس سے درخواست

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے لاہور کے تمام کالجوں کے احمدی طلباء کی ایک فہرست تیار کی جا رہی ہے۔ جس میں اب تک ستر طلباء کے نام آچکے ہیں۔ مگر ابھی بعض طلباء کے نام درج نہیں ہوسکے اس لئے بروز جمعرات (۱۱ فروری) بوقت ۵½ بجے شام احمدیہ ہوسٹل لاہور واقعہ ڈیوس روڈ ایسوسی ایشن ہذا کا ایک جنرل اجلاس منعقد ہوگا۔ وہ طالب علم جن کے نام فہرست میں نہیں آئے۔ تاریخ مذکور سے قبل ایسوسی ایشن کے کسی عہدہ دار سے مل کر اپنا نام درج کرادیں۔ اگر وہ ایسا نہ کرسکیں۔ تو ۱۱ فروری کو جنرل اجلاس میں ضرور شامل ہوں۔ لاہور کے ہر احمدی کالجیٹ اور دیگر احمدی احباب سے درخواست ہے۔ کہ اس اعلان کو دوسرے احمدی کالجیٹ تک پہونچا کر فہرست کی تکمیل میں مدد فرمائیں۔ خاکسار عطاء الرحمٰن درد بی۔اے سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن ۱۶۸ لاء کالج ہوسٹل لاہور

خدام الاحمدیہ کا چھٹا سال

تشکیل مجلس عاملہ مرکزیہ ۱۳۲۲ ہش

مجلس خدام الاحمدیہ کے دستور اساسی کے مطابق محترم صدر مجلس نے چھٹے سال کے لئے جو کہ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش مطابق ۴ فروری ۱۹۴۳ء سے شروع ہوتا ہے۔ اراکین عاملہ کو نامزد کیا ہے۔ اب مجلس عاملہ مرکزیہ کی تشکیل حسب ذیل صورت میں ہوئی ہے۔

صدر۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب
معتمد۔ خاکسار خلیل احمد ناصر
نائب صدر و نگران اعلیٰ شعبہ صحت جسمانی } صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب
نائب معتمد۔ مولوی محمد صدیق صاحب
مہتمم تجنید۔ چودہری عبداللطیف صاحب
〃 تعلیم۔ ملک عطاء الرحمٰن صاحب
مہتمم تربیت و اصلاح۔ مولوی محبوب عالم صاحب خالد
〃 وقار عمل۔ چودہری غلام حسین صاحب
〃 خدمت خلق۔ میاں عباس احمد خان صاحب
〃 اطفال۔ چودہری مشتاق احمد صاحب
〃 کار خاص۔ صدر محترم
〃 مال۔ مولوی نور الحق صاحب
〃 اشاعت۔ جنرل سیکرٹری صاحب
مہتمم ایثار و استقلال۔ مولوی دل محمد صاحب
〃 ذہانت و صحت جسمانی۔ چودہری غلام یٰسین صاحب
〃 تنقید۔ حافظ قدرت اللہ صاحب
محاسب۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
مفتش۔ سید احمد صاحب فاروقی

خاکسار خلیل احمد ناصر معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

کامل کتاب سوائے قرآن مجید کے اور کوئی نہیں

(از حضرت میر محمد اسماعیل صاحب)

کامل کتاب خود ہی دعوےٰ کرتی ہے۔ کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ پھر خود ہی اس دعوے کے دلائل بھی پیش کرتی ہے۔ اور وہ اپنی صداقت کے ثبوت میں کسی انسان کی تائید کی محتاج نہیں۔ یہ صداقت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا پر پہلی دفعہ واضح کی۔ اور اس کے زور سے آتھم اور دیگر مدعیان مذاہب کو لاجواب کیا۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام

مذہب کی کتابوں میں کہلائیگی وہ اعلیٰ
رکھے جو نہ یہ خوبی ردّی کا پلندہ ہے

جو خودہی دلائل دے اور خود ہی کرے دعوے
"این دفتر بے معنی غرق مئے ناب اولیٰ"

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا:۔ ملک معراج دین صاحب شاہدرہ کا لڑکا نور الدین بعارضہ نمونیہ بیمار ہے ان کی صحت کے لئے اور (۲) ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب ٹوپی ضلع مردان ایک نیک مقصد کے لئے کوشاں ہیں اور مشکلات درپیش ہیں ان کی حل مشکلات کے لئے دعا کی جائے۔

اعلانِ نکاح } مولوی فضل الدین صاحب حوالدار میجر قادیان محلہ دارالبرکات کا نکاح امۃ اللہ بیگم صاحبہ بنت بابو فقیر اللہ صاحب کے ساتھ بعوض ۵۵۰ روپیہ مہر پر ۷ فروری کو حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

ولادت } خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے عزیز ڈاکٹر غفور الحق خان صاحب کو ۴۳-۱-۲۰ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا (۲) نیز عزیزم رشید احمد خان صاحب کے ہاں ۴۳-۱-۲۴ کو لڑکا پیدا ہوا ہے اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار فیض الحق خان از کراچی

دعائے مغفرت } (۱) شیخ نور محمد صاحب سکنہ سنام جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے فوت ہوگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون چونکہ وہاں کوئی جماعت نہ تھی اُن کا جنازہ کسی نے نہیں پڑھا۔ اس لئے درخواست ہے کہ ان کا جنازہ غائب پڑھا جائے۔ ان کی مغفرت کے لئے دعا کی جائے۔ (۲) میرے والد چودہری محمد خان صاحب نمبردار ۲۸ جنوری کو دس پندرہ روز بیمار رہ کر فوت ہوگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی مغفرت کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار بشیر احمد از شیخ پور ضلع گجرات

صیغہ امانت ذاتی دفتر محاسب سے روپیہ برآمد کرانے کے متعلق چند ضروری ہدایات

(۱) حساب داران امانت ذاتی اپنا مکمل پتہ ہر آرڈر (رقعہ) پر تحریر فرمایا کریں۔ اور اس امر کا خاص خیال رکھا جائے۔ کہ دستخط حتی الوسع نمونہ دستخطوں کے مطابق ہوں۔ ورنہ تعمیل رقعہ یعنی روپیہ برآمد کرانے میں دقت ہوگی۔

(۲) جس شخص کے حق میں روپیہ کی ادائیگی کے لئے رقعہ لکھا جائے۔ اس کا پورا نام اور پتہ بھی لکھا جانا چاہیئے۔ بعض احباب گیرندہ کا صرف نام لکھ دینے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے شناخت کی ذمہ واری کے بوجھ کے علاوہ تحقیقات وغیرہ میں وقت ضائع ہوتا ہے۔

(۳) خواتین حسابداران میں سے بعض صرف اپنا نام لکھ دینا کافی سمجھتی ہیں۔ مقام تاریخ اور اپنا ایڈریس تحریر نہیں کرتیں۔ ایسی خواتین رقعات کو نام و پتہ وغیرہ کی تفصیلات کے ساتھ مکمل کرکے بھیجا کریں۔ اور حتی الوسع اپنے ذمہ وار لواحقین یا متعلقین کے تصدیقی دستخطوں کے ساتھ برآمدگی روپیہ کے لئے رقعات بھجوایا کریں۔

(۴) ایسے حسابداران امانت ذاتی جنہوں نے ابھی تک اپنے دستخطوں کا نمونہ نہ بھیجا ہو کو چاہیئے کہ فارم شرائط مطبوعہ امانت ذاتی دفتر سے منگوالیں اور مکمل کرکے جلد واپس کریں۔ تا اس نقص کے سبب عدم تعمیل یا تاخیر ان کے لئے کسی ہرج یا نقصان کا موجب نہ ہوسکے۔ ۴۴

(۵) صیغہ امانت کے مقامی حسابداروں کے لئے لین دین کے اوقات ۱۰½ بجے سے ۴ بجے تک ہیں۔ اس کے بعد رقعات نہیں لئے جاتے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ ۴۴

(خاکسار محاسب و افسر امانت صدر انجمن احمدیہ قادیان)

نئے عہد نامہ کے محرف ہونے کے دو ناقابلِ تردید ثبوت

نئے عہد نامہ یعنی انجیل کے محرف و مبدل ہونے کے ثبوت میں علمائے اسلام اور فضلائے یورپ بہت سے دلائل پیش کر چکے ہیں۔ اس پر بھی مسیحی منادوہی پرانا راگ الاپے چلے جاتے ہیں۔ کہ انجیل میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی۔ آج میں اس مختصر سے مضمون میں انجیل کے محرف و مبدل ہونے کے ثبوت میں نئے عہد نامہ کی پہلی کتاب کے اول اور آخر کے دو ایسے حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔ جن سے واضح ہوگا۔ کہ نہ صرف پادری صاحبان بلکہ ان کے پیشرو اور ہادی بھی اپنی مقدس کتاب میں تغیر و تبدل کرتے رہے ہیں۔ اور انہیں بھی اپنے دعاوی کے ثبوت میں انبیائے سابق کے نام سے فرضی عبارتیں لکھنے اور تصنیف کرنے میں قطعاً ہچکچاہٹ محسوس نہ ہوتی تھی۔

لیکن قبل اس کے کہ میں نئے عہد نامہ کی پہلی کتاب مرقس کی ابتدائی اور آخری آیات کو اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کرتے ہوئے بتاؤں کہ موجودہ انجیل محرف و مبدل ہے۔

پہلی انجیل مرقس ہے نہ کہ متی

یہ امر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ زمانہ حال کے علمائے بائیبل نے اپنی گہری تحقیقات کے بعد یہی نتیجہ نکالا ہے۔ کہ اناجیل اربعہ میں سب سے پہلے مرقس ہی کی انجیل لکھی گئی تھی۔ اور باقی متی لوقا وغیرہ مرقس ہی کے خوشہ چین تھے۔ جس کے لئے مندرجہ ذیل حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

(۱) پادری جے پیٹرسن سمائیتھ ڈی۔ ڈی نے حضرت مسیح کی لائف کے دیباچہ میں تسلیم کیا ہے۔ کہ "سب سے پہلے مرقس کی انجیل لکھی گئی"۔ (احسن الاذکار صفحہ ۱۵۷) (۲) اسی طرح پادری جے آر ڈمیلو صاحب ڈی ڈی نے بھی لکھا ہے۔ کہ "مقدس مرقس کی انجیل سناپٹک (متی مرقس لوقا کی) اناجیل میں سے سب سے پرانی ہے۔ اور مقدس متی اور لوقا نے اسے استعمال کیا ہے۔ اور اس انجیل کے ایک بڑے حصہ کو اپنی اناجیل میں بہت کم تبدیلیوں کے ساتھ مندرج کیا ہے"۔ (بائیبل کی کتابوں کا دیباچہ صفحہ ۲۲۹) (۳) یہی وجہ ہے کہ زمانہ حال کے مشہور بائیبلی مفسر ریورنڈ ایس پیکس ایم۔ اے۔ ڈی۔ ڈی نے بھی اپنی تفسیر بائیبل میں سب سے پہلے انجیل مرقس ہی رکھی اور اس پر تفسیر کی۔ اس کے بعد متی لوقا اور یوحنا کو جگہ دی ہے۔ ملاحظہ ہو پیکس کمنٹری آن دی بائیبل مطبوعہ لنڈن صفحہ ۶۸۱) اور اسی وجہ سے میں نے بھی اس مضمون میں متی کے بجائے مرقس کو نئے عہد نامہ کی پہلی کتاب لکھا ہے

مرقس کے محرف ہونے کا پہلا ثبوت

مرقس رسول اپنی انجیل کے شروع میں لکھتے ہیں "خدا کے بیٹے یسوع مسیح کی انجیل کا شروع جیسا نبیوں کی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ دیکھ میں اپنے رسول کو تیرے آگے بھیجتا ہوں۔ وہ تیری راہ کو تیرے سامنے تیار کرے گا"۔ مگر بائیبل کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرقس کے تحریر کردہ الفاظ "دیکھ میں اپنے رسول کو تیرے آگے بھیجتا ہوں وہ تیری راہ کو تیرے سامنے تیار کرے گا"۔ کسی ایک بھی نبی کی زبان یا قلم سے ادا نہیں ہوئے۔ اور جناب مرقس کا ان کو "انبیائے سابق" کی طرف منسوب کرنا سو فیصدی غلط ہے۔ اگر کسی مسیحی کو اس قول پر یقین نہ آئے۔ تو اسے اپنے بزرگ پادری سے بائیبل کے ان مقامات کا حوالہ دریافت کرنا چاہیئے۔ جہاں حضرت ایلیا کی آمد کے متعلق ان لفظوں میں پیشگوئی کی گئی ہو۔ مگر میں پورے وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ کوئی ایک مقام بھی بائیبل سے ایسا نہیں پیش کیا جا سکتا۔ جہاں ایلیا کے بارہ میں یہ لفظ دوہرائے گئے ہوں۔ پس ثابت ہوا۔ کہ جناب مرقس بھی موجودہ عیسائیوں کی طرح انبیائے سابق کے نام سے عبارتیں تصنیف فرما لیا کرتے تھے۔

یہ تو ہوئی جناب مرقس کی بات۔ اب ان کے جانشینوں کا حال بھی سن لیجیے۔ پادری صاحبان نے اپنے رسول کو اس الزام سے بچانے کی خاطر انجیل مرقس کے تازہ ایڈیشن میں "جیسا نبیوں کی کتابوں میں لکھا ہے" کی بجائے یہ لکھ دیا "جیسا یسعیاہ نبی کے صحیفے میں لکھا ہے"۔ لیکن لطف کی بات یہ ہے کہ یشعیاہ نبی نے بھی یہ الفاظ نہیں لکھے۔ اگر کہا جائے کہ "نبیوں" کی جگہ "یشعیاہ" خود مرقس نے ہی لکھا تھا۔ جو بعض قدیم نسخوں میں نظر آتا ہے۔ تو اس کا ثبوت درکار ہے۔ کہ انجیل مرقس کے پرانے نسخوں میں یہی لکھا تھا۔ کہ "یشعیاہ نبی کے صحیفوں میں لکھا ہے"۔ کیونکہ جب تک یہ امر متحقق نہ ہو جائے۔ اس وقت تک موجودہ مسیحی تحریف کے الزام سے بچ نہیں سکتے۔ اور اگر بفرضِ محال وہ کوئی ایسا نسخہ پیش بھی کر دیں۔ تب بھی اس امر کی تردید نہیں ہو سکتی۔ کہ عیسائی محرفانہ کارروائیوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ کیونکہ پرانے نسخوں میں "یشعیاہ نبی کے صحیفہ میں لکھا ہے"۔ کی بجائے یہ کیوں لکھ دیتے کہ "نبیوں کی کتابوں میں لکھا ہے"۔ بہر حال تحریف کا الزام دونوں صورتوں سے ثابت ہے۔ اگر پرانے نسخے اس امر کی گواہی دیں۔ کہ جناب مرقس نے "یشعیاہ نبی" کا نام لکھا تھا۔ تو وسطی زمانہ کے عیسائی مجرم کہ انہوں نے اس کی بجائے "نبیوں کی کتابوں میں لکھا ہے"۔ بنا ڈالا۔ اور اگر انہوں نے یہ حرکت نہیں کی۔ تو موجودہ عیسائی مجرم ہیں جنہوں نے "نبیوں" کی جگہ صرف "یشعیاہ" کر دیا۔ اگر کوئی کہے۔ کہ ملاکی نبی کی کتاب میں یہ پیشگوئی موجود ہے۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ جناب مرقس نے "یشعیاہ نبی کے صحیفہ" کا حوالہ کیوں دیا؟ اگر کہا جائے۔ کہ انہوں نے تو "نبیوں کی کتابوں" کا حوالہ دیا ہے۔ تو اس حالت میں صرف ملاکی نبی کے صحیفہ سے یہ عبارت دکھلانے کے کیا معنی؟ جبکہ جناب مرقس اس پیشگوئی کے متعلق یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ وہ بہت سے نبیوں نے کی ہے۔ پھر اگر بطور تنزل مان بھی لیا جائے۔ کہ "نبیوں" سے مراد "ایک نبی" ہی تھا۔ تب بھی اعتراض دور نہیں ہوتا۔ کیونکہ ملاکی نبی نے یہ نہیں لکھا۔ کہ "دیکھ میں اپنے رسول کو تیرے آگے بھیجتا ہوں۔ وہ تیری راہ کو تیرے سامنے تیار کرے گا"۔ بلکہ یہ لکھا ہے۔ کہ "دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا۔ اور وہ میرے آگے میری راہ کو درست کرے گا"۔ (کتاب ملاکی باب ۳۔ آیت ۱)

مرقس اور ملاکی کے پیش کردہ الفاظ میں ہی فرق نہیں۔ بلکہ ان کے مفہوم میں بھی بہت بڑا فرق ہے "تیرے" اور "میرے" کے الفاظ ایک دوسرے سے قطعاً مطابقت نہیں کھا سکتے۔ اور نہ ہی ملاکی کے الفاظ سے جناب مرقس کی مراد بر آ سکتی ہے۔ پس جناب مرقس کا یہ کہنا کہ یہ الفاظ بہت سے نبیوں نے کہے۔ غلط ٹھہرا۔ اسی طرح ان لفظوں کو یشعیاہ کی طرف منسوب کرنا بھی غلط ٹھہرا۔ پھر موجودہ عیسائیوں کا ملاکی نبی کی کتاب کا حوالہ دینا بھی غلط ٹھہرا۔ اور حاملانِ بائیبل کا یہ کہنا بھی غلط ٹھہرا۔ کہ بائیبل میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی۔

اسی ضمن میں ایک اور بات بھی قابلِ غور ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ فرقہ پراٹسٹنٹ کی انجیل میں تو یہی لکھا ہے۔ کہ:-

"دیکھ میں اپنے رسول کو تیرے آگے بھیجتا ہوں" الخ مگر رومن کیتھولک فرقہ والوں کی انجیل میں یوں لکھا ہے۔ کہ "دیکھ میں اپنے فرشتے کو تیرے آگے بھیجتا ہوں الخ"

اب محترم ناظرین! خود ہی غور فرمائیں۔ کہاں "رسول"، کہاں "فرشتہ"۔ کیا یہ باتیں اس امر کا ثبوت نہیں۔ کہ ان کے سبھی فرقے اپنی مقدس کتاب میں رد و بدل کرنے کے مرتکب ہیں اور ظاہر ہے۔ کہ ایسی کتاب کو خدا کا خالص کلام نہیں سمجھا جا سکتا۔

مرقس کے محرف ہونے کا دوسرا ثبوت

موجودہ انجیل مرقس کا آخری پیرا یوں ہے

"ہفتہ کے پہلے روز جب وہ سویرے جی اٹھا۔ تو پہلے مریم مگدلینی کو جس میں سے اس نے سات بدروحیں نکالی تھیں۔ دکھائی دیا۔ اس نے جا کر اس کے ساتھیوں کو جو ماتم کرتے۔ اور روتے تھے خبر دی اور انہوں نے یہ سن کر کہ وہ جی اٹھا ہے۔ اور اس نے اسے دیکھا ہے یقین نہ کیا۔ اس کے بعد وہ دوسری صورت میں ان میں سے دو کو جب وہ دیہات کی طرف پیدل جا رہے تھے دکھائی دیا۔ انہوں نے بھی جا کر باقی لوگوں کو خبر دی۔ مگر انہوں نے ان کا بھی یقین نہ کیا۔ پھر پیچھے وہ ان گیارہ کو بھی جب کھانا کھانے بیٹھے تھے۔ دکھائی دیا۔ اور ان کی بے اعتقادی اور سخت دلی پر ملامت کی۔ کیونکہ جنہوں نے اس کے جی اٹھنے کے بعد اسے دیکھا تھا۔ انہوں نے ان کا یقین نہ کیا تھا۔ اور اس نے ان سے کہا۔ کہ تم تمام دنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو۔ جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے۔ وہ نجات پائے گا۔ اور جو ایمان نہ لائے وہ مجرم ٹھہرایا جائے گا۔ اور ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہوں گے۔ وہ میرے نام سے بدروحوں کو نکالیں گے۔ نئی نئی زبانیں بولیں گے سانپوں کو اٹھا لیں گے۔ اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پئیں گے۔ تو انہیں کچھ ضرر نہ پہنچیگا۔ وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے تو اچھے ہو جائیں گے۔ غرض خداوند یسوع ان سے کلام کرنے کے بعد آسمان پر اٹھایا گیا۔ اور خدا کی داہنی طرف بیٹھ گیا۔ پھر انہوں نے نکل کر ہر جگہ منادی کی۔ اور خداوند ان کے ساتھ کام کرتا رہا۔ اور کلام کو ان معجزوں کے وسیلہ سے جو ساتھ ساتھ ہوتے تھے۔ ثابت کرتا رہا۔ آمین"

(مرقس باب ۱۶ آیت ۹ تا ۲۰)

اب اسی انجیل کے شائع کرنے والوں کا یہ بیان بھی پڑھ لیجیے۔ جو انہوں نے اس انجیل کے آخر میں بطور فٹ نوٹ لکھا ہے۔ کہ نسخہ ابن

"کے حاشیہ میں آیت ۹ تا ۲۰ کی بجائے یہ عبارت پائی جاتی ہے"!

"اور جو انہیں فرمایا گیا تھا۔ وہ سب انہوں نے پطرس کے ساتھیوں کو مختصر طور پر سنا دیا۔ اور اس کے بعد خود یسوع نے بھی ان کی معرفت مشرق سے مغرب تک ہمیشہ کی زندگی کے پاک اور لازوال منادی پھیلائی"۔ (بائیبل اردو بحروف رومن مطبوعہ لنڈن ۱۹۱۶ء صفحہ ۸ حاشیہ)

اس کا صاف مطلب یہی ہے کہ موجودہ انجیل میں جو ۹ تا ۲۰ آیات مرقس کے آخر میں پائی جاتی ہیں۔ یہ نسخہ ان میں نہیں پائی گئیں۔ بلکہ اس میں ان بارہ طویل آیات کی بجائے ایک مختصر سی عبارت لکھی ہوئی ہے۔ جو رومن بائبل کے حاشیہ سے ہم نے اوپر درج کر دی ہے۔ نسخہ ان کونسا نسخہ ہے؟ اس کے متعلق رومن بائبل کے ناشرین کا مندرجہ ذیل نوٹ قابل مطالعہ ہے

"واضح ہو کہ یہ ترجمہ نئے عہدنامہ کے اصل یونانی متن کے مطابق کیا گیا۔ اور اس متن کی وہ صورت منظور ہوئی جسے انگریزی نئے عہدنامہ کے ترمیم کنندگان نے (۱۸۷۰ء تا ۱۸۸۱ء) قدیمی نسخوں کا مقابلہ کر کے قبول کیا تھا۔ اس کے بعد ۱۹۰۴ء میں ایک اور طبع نکلی جس میں مشہور و معروف الٰہیات کے پروفیسر ڈاکٹر ایبرہارڈ نیسل صاحب نے انیسویں صدی کے بڑے بڑے عالموں کی رائے کے مطابق متن کی اور بھی تصحیح کی تھی اس میں جو فرق بمقابلہ اس متن کے نکلا۔ جو مذکورہ بالا انگریزی مترجموں کو منظور تھا۔ وہ اس اردو ترجمہ کے حاشیہ میں حرف ان (نون) سے اشارہ دے کر درج کر دیا گیا ہے۔"

(رومن بائبل مطبوعہ لنڈن ۱۹۱۶ء)

اس عبارت کا مطلب صاف ہے کہ ۱۹۰۴ء میں نئے عہدنامہ کے یونانی متن کی مختلف عالموں کی رائے سے جو تصحیح ہوئی۔ اس میں مرقس کی اس آخری عبارت کو منظور نہیں کیا گیا۔ کیونکہ علمائے جدید کو یہ عبارت قدیم نسخوں میں نہیں ملی۔ یا اس کی بجائے جو عبارت زیادہ صحیح سمجھی گئی۔ وہ حاشیہ میں درج کر دی۔ اسی کی تائید پادری ٹھاکر داس صاحب کی اس عبارت سے بھی ہوتی ہے کہ

"وہ (جیروم) کہتا ہے کہ تمام یونانی نسخے جو اس نے دیکھے۔ ان میں بہت تھوڑے ہیں۔ جن میں سولھویں باب کی پچھلی بارہ آیتیں پائی جاتی ہیں۔"

(اظہار عیسوی ص ۶۲)

فاضل جیروم قدیم مسیحی کلیسیا میں ایک ممتاز شخصیت کا مالک تھا۔ اور اس کی سند اب تک مانی جاتی ہے۔ جب ایسا بلند پایہ فاضل گواہی دیتا ہے۔ کہ موجودہ مرقس کی آخری ۱۲ آیات مرقس کے قدیم یونانی قلمی نسخوں میں سے بہت کم نسخوں میں دیکھی گئی ہیں۔ تو ایسی حالت میں کیونکر مان لیا جائے۔ کہ یہ آیات مرقس کی تحریر اور الہامی ہیں؟ یہی نہیں اس سے بھی واضح تر بیان ایک اور پادری کا سن لیجئے سویڈن کے ایک فاضل پادری پی۔ ای فروبرگ صاحب نے اپنی ہندی تصنیف "دھرم شاشتر پر ولیشکا" (انٹروڈکشن آف بائبل) کے ص ۴۵۶۔ ص ۴۵۷ کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ:۔

"انجیل (مرقس) کے اختتامی حصہ (باب ۱۶۔ آیت ۹ تا ۲۰) کے بارہ میں قریباً سبھی مفسر اس بات میں متفق ہیں۔ کہ اگرچہ یہ (آخری) حصہ بہت پرانا ہے۔ مگر پھر بھی انجیل کا ضمیمہ ہے...... اس حصہ کی طرز تحریر اور انجیل مرقس کے باقی حصص کی طرز تحریر میں اتنا فرق ہے۔ کہ وہ دونوں ایک شخص کی تحریر نہیں سکتیں۔ ۱۸۹۱ء میں ایک پرانا ارمنی زبان کا قلمی نسخہ ملا ہے جس میں یہ نوٹ درج ہے۔ کہ اس انجیل (مرقس) کا آخری حصہ ارستون نامی ایک قدیم معلم نے اس وجہ سے تصنیف کیا۔ اور اسے انجیل کے آخر میں لگا دیا کہ اصل مرقس کی انجیل کا آخری حصہ ضائع ہو گیا تھا۔"

اب ناظرین مندرجہ بالا بیانات کو پڑھ کر خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ جب نئے عہدنامہ کی پہلی کتاب کا شروع اور آخر اسقدر مشتبہ مشکوک ثابت ہو رہا ہے۔ تو مرقس کی باقی انجیل اور اس کے ساتھ کی دوسری کتب کہاں تک معتبر مستند اور تحریف و الحاق سے مبرّہ تسلیم کی جا سکتی ہیں؟

خاکسار۔ ملک فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

نماز میں ہاتھ باندھنے کا مسنون طریق

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید سال نہم کے جہاد میں نئے شامل ہونے والے احباب کی ایک خاصی تعداد ایسی ہے۔ جس نے نہ صرف سال نہم میں ہی حصہ لیا۔ بلکہ سال اول سے سال ہشتم تک شمولیت اختیار کرتے ہوئے سال نہم کا وعدہ پیش حضور کیا۔ تا ان کی یہ شمولیت اس قابل ہو جائے۔ کہ ان کا نام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچہزاری فہرست میں بھی شمار ہو جائے۔ اور ان کے گزشتہ سالوں کی بھی جن میں وہ حصہ نہیں لے سکے ادائیگی ہو جائے۔ چنانچہ ایک دوست سید محمد صدیق صاحب ہاشمی صاحب جنہوں نے یکم نومبر ۱۹۴۲ء کو بیعت کی تھی۔ حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

مجھے ابھی تحریک جدید میں شامل ہونے کا طریق معلوم نہ تھا۔ اور نہ ہی تحریک جدید کی اہمیت واضح تھی۔ کیونکہ میں نے حضور کی بیعت یکم نومبر ۱۹۴۲ء کو کی تھی۔ لہذا وعدہ کرنے میں کچھ دیر ہو گئی۔ لیکن میعاد کے اندر ہے۔ میری تنخواہ اس وقت ۴۲ روپیہ ہے۔ میں پانچ چھ سات آٹھ۔ نو۔ دس۔ گیارہ۔ بارہ اور چودہ روپیہ ادا کر دونگا۔ یہ کل رقم ۸۲ روپیہ ہے انشاءاللہ تعالےٰ منظوری کے بعد جلد ادا کرنے کی کوشش کروں گا۔ حضور میرے لئے دعا فرماویں۔

تحریک جدید کا ہر وعدہ کرنے والے کو یہ کوشش ابھی سے کرنا چاہئے۔ کہ اس کے وعدے کی رقم ۳۱ مارچ تک ادا ہو جائے۔ کیونکہ یہ ادائیگی ہر مجاہد کو سابقون الاولون کی پہلی فہرست میں داخل کرے گی۔ آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور ایک سوال کیا ہے۔ جس کا جواب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے قلم مبارک سے رقم فرمایا ہے۔ ان کا سوال اور جواب ذیل میں افادہ عام کے لئے شائع کیا جاتا ہے

سوال:۔ نماز میں ہاتھ باندھنے کی ترکیب مندرجہ نماز مترجم و فقہ احمدیہ اور مروجہ یہ ہے۔ کہ دائیں ہاتھ سے بائیں کلائی کو پہونچے سے ذرا ہٹ کر پکڑا جائے۔ اور ہاتھ سینہ یا زیر سینہ جہاں مطابق لمبائی ہاتھ وسہولت ہو رکھا جائے۔ مگر جماعت احمدیہ میں عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ دائیں ہاتھ سے بائیں کہنی کو پکڑا جاتا ہے۔ اور ایک خصوصی ظاہر نشان احمدیوں کا یہ بھی ہے یعنے ہاتھوں کا اس طرح باندھنا۔ اگر یہی طریق صحیح ہے۔ تو نماز و فقہ کی تصحیح ضروری ہے ورنہ اس طریق کی۔ میرا مطلب یہ ہے کہ عوام کو صحیح طریق کی پابندی لازمی ہے۔ ورنہ یہ بھی بطور بدعت جاری ہو جائیگا۔ میں نے فرداً فرداً بعض احمدیوں سے سوال کیا ہے۔ مگر وہ یہی کہتے ہیں۔ کہ ہے تو غلط۔ مگر یونہی کر لیتے ہیں۔ اور اس "یونہی" میں جو خطرہ ہے وہ بہ حیثیت مجموعی آپ پر عیاں ہے۔ اسلام اس "یونہی" میں مٹ گیا۔"

جواب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم مبارک سے:۔ "یہ یونہی ہے تو غلط مگر وجہ سے خالی نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دایاں بازو بچپن میں ٹوٹ گیا تھا۔ اس لئے اسے سہارے کی ضرورت ہوتی تھی۔ پس آپ کہنی کو پکڑ کر ہاتھ رکھتے تھے۔ بعض ناواقفوں نے دیکھا۔ تو اسے سنت سمجھ کر اس پر عمل شروع کر دیا بعض پرانے صحابہ کو دیکھ کر سمجھا۔ کہ یہی اصل طریق ہے جو واقف ہیں وہ اس طرح نہیں کرتے۔ بلکہ کہنی سے چند انگل ورے سے کلائی کو پکڑتے ہیں۔ جیسا کہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔"

خاکسار۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

چندہ جلسہ سالانہ جلد ارسال کریں!

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ مہربانی فرما کر اپنی اپنی جماعتوں کے بقایادار اصحاب سے چندہ جلسہ سالانہ وصول کر کے جلد از جلد مرکز میں ارسال کریں۔ کیونکہ جلسہ سالانہ کے بلوں کی ادائیگی کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔

ناظر بیت المال قادیان

کشمیر میں ہمارا کام اور کشمیر ریلیف فنڈ کی اہمیت

کشمیر میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر رہنمائی ۱۹۳۱ء میں جو کشمیری کام شروع کیا گیا تھا۔ وہ خدا کے فضل سے باقاعدگی جاری ہے۔ اہل کشمیر آج انتہائی ذلت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں۔ ریاست کے ایک ایک سابق وزیر خارجہ سر ایلبین بینرجی نے اپنے ایک بیان میں لکھا تھا۔ کہ کشمیر کے باشندوں سے چارپایوں کا سا سلوک کیا جاتا ہے جب ان کی یہ ذلت انتہا کو پہنچ گئی۔ تو رحمت الٰہی جوش میں آئی اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالےٰ کے ذریعہ یہ قدرت آگے بڑھا کشمیر کمیٹی کی سعی کے نتیجہ میں حکومت ایک کمیشن مقرر کرنے پر مجبور ہو گئی۔ جس کی سفارشات کے نتیجہ میں مسلمانوں کو بعض حقوق حاصل ہو گئے۔

چونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خالص ہمدردی کے جذبہ سے اس کام میں ہاتھ ڈالا تھا۔ اس لئے حضور نے اس کام کو ختم نہیں فرمایا۔ بلکہ مختلف صورتوں میں حضور کی طرف سے رہنمائی و امداد کا سلسلہ جاری ہے

اخبار "اصلاح" اور اسکی خدمات

اس زمانہ میں قوم کی صحیح رہنمائی۔ تربیت اور تحفظ حقوق میں پریس کا بڑا حصہ ہے اور زندہ قومیں اخبارات کو زندگی کا جزو لاینفک تسلیم کرتی ہیں۔ چنانچہ اہل کشمیر کی رہنمائی کے لئے کشمیر ریلیف کے زیر اہتمام ایک پرچہ "اصلاح" جاری ہے جس کی خدمات کے اپنے اور بیگانے سب معترف ہیں۔ اس میں نہ صرف کشمیر کے ضروری مسائل پر تبصرہ ہوتا ہے بلکہ عام سیاسی اخلاقی و تمدنی مضامین بھی درج ہوتے ہیں۔ چنانچہ بعض علمی مضامین کی بلند پایہ اصحاب نے خاص طور پر تعریف کی علاوہ ازیں "اصلاح" کے کارکن مولوی عبدالواحد صاحب مدیر اعلیٰ۔ خواجہ عبدالغفار صاحب مولوی فاضل مدیر اور محمد امین صاحب قریشی منیجر باری باری ریاست جموں و کشمیر کے مختلف حصوں کے دورے کرکے عوام کے صحیح حالات معلوم کرتے اور تحریری اور زبانی طور پر حکومت اور عمال حکومت کو عوام کی تکالیف دور کرنے کی طرف متوجہ کرتے رہتے ہیں۔ گذشتہ پانچ چھ سال میں کارکنانِ اصلاح نے ہزاروں میل کا پیدل سفر کیا ہے۔ کئی بار انہیں جان خطرہ میں ڈال کر خطرناک جنگلوں میں سے اکیلے سفر کرنا پڑا ہے۔ اکثر اپنا مختصر سامان خود ہی اٹھا کر ہمارے یہ کارکن جادہ پیما ہوتے ہیں۔ کئی ایک غیر احمدیوں نے اُن کے ان دوروں کو دیکھ کر تسلیم کیا ہے۔ کہ سلف صالحین کے نقش قدم پر چل کر خدمت کرنا احمدی اصحاب کا ہی کام ہے۔

ریاست جموں و کشمیر کا ایک ضلع لداخ ہے۔ جو ریاست کا سرحدی علاقہ ہونے کے علاوہ انتہائی درجہ دشوار گذار پسماندہ اور غریب ہے۔ یہاں نہ تو اعلےٰ افسر دورہ پر جاتے ہیں۔ اور نہ ہی کشمیر کے لیڈروں اور پبلک کارکنوں میں سے کسی نے اس علاقہ میں سفر کرنے کی جرأت کی ہے۔

یہاں محکمہ مال والوں کو پولیس اور انصاف کے اختیارات حاصل ہیں۔

اس علاقہ میں جانے کے لئے ایک راستہ آرام دہ ہے۔ جسے Treaty road کہتے ہیں۔ اس پر حکومت کشمیر اور حکومت ہند دونوں کا مشترکہ قبضہ ہے۔ گذشتہ سے پیوستہ سال مولوی عبدالواحد صاحب نے اس سڑک پر سے سفر کرنے کی اجازت مانگی۔ جو نہ دی گئی۔ بعض دیگر راستے بھی سفر کے ہیں۔ جو سخت دشوار گذار ہیں۔ مولوی صاحب نے گذشتہ سال (۱۹۴۲ء میں) اسی قسم کے ایک دشوار گذار راستہ سے اس علاقہ کا سفر کیا۔ اس راستہ میں بعض حصے ایسے آئے جہاں دو دن رات کے سفر میں کوئی آبادی نہیں۔ اور اس جگہ سفر میں نہ کوئی ٹھیرنے کی جگہ ہے نہ کہیں درخت یا لکڑی ہے۔ اور چٹانیں بھی ایسی سیدھی کھڑی ہیں۔ کہ اگر بارش برسے یا برف باری ہو جائے۔ تو پناہ نہیں مل سکتی۔ مولوی صاحب نے اس علاقہ سے ایک رہنما کو ساتھ لے کر اسی راستہ سے سفر کیا۔ اور اختتام سفر پر اخبار کے ذریعہ عوام کو اس علاقہ کے حالات سے روشناس کیا۔ اور وزرائے حکومت سے ملاقاتیں کرکے اور اسمبلی میں ممبروں کے ذریعہ سوالات کروا کے اہل لداخ کے مصائب اور حکام کے مظالم کی طرف انہیں متوجہ کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ چند ماہ میں ہی وہاں سے ظلم کے بادل چھٹنے لگے ہیں۔ اور وہاں کے لوگ دعائیں دے رہے ہیں۔

یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ "اصلاح" کشمیر کے پریس میں خاص درجہ رکھتا ہے۔ یہاں تک کشمیر کے اخبارات میں سے صرف یہی ایک اخبار ہے۔ جو گورنمنٹ انڈیا کی لسٹ پر ہے۔ مزید برآں اس کے مدیر اعلےٰ مولوی عبدالواحد صاحب مسلسل تین سال تک کشمیر جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے صدر رہے ہیں۔ اور ان کے زمانہ صدارت میں کشمیر کے اخبار نویسوں کو بعض مراعات بھی ملی ہیں۔

اخلاقی علمی و طبی امداد

ہمارے کارکن جو دورے کرتے ہیں۔ اُن میں وہ علاقوں کے حالات کا مطالعہ کرکے عوام کی اخلاقی و علمی حالت سدھارنے کی بھی پوری پوری سعی کرتے ہیں۔ اور جاہلانہ عادات اور بدرسوم کے ترک کرنے اور عملی حالت درست کرنے کی پوری پوری ترغیب دیتے ہیں۔ جہاں بھی کسی قوم کے حقوق ضائع ہوتے ہیں۔ انکی حق رسی کے لئے پوری پوری سعی کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے علاوہ متعدد بار مظلوم ہندوؤں اور سکھوں کی بھی ہمارے کارکن امداد کرتے رہتے ہیں۔

کشمیر ریلیف کی طرف سے بلاتفریق عقائد مستحق طلباء کو وظائف دیئے جاتے ہیں۔ ہماری اس امداد سے کئی نوجوان اعلیٰ تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ اور حاصل کر رہے ہیں۔

کشمیر ریلیف کے ماتحت بعض حکیم ایسے علاقوں میں مقرر کئے جاتے ہیں۔ جہاں سے شفاخانے دور ہیں اور عوام کو طبی امداد حاصل کرنے میں دقت پیش آتی ہے۔ علاوہ ازیں ہمارے کارکن مخالف اقوام کی نقل و حرکت پر پوری پوری نگاہ رکھتے ہیں اور دیکھتے ہیں۔ کہ وہ کسی جگہ مسلمانوں کی غربت فلاکت اور پسماندگی سے فائدہ اٹھا کر انہیں روحانی مالی یا اخلاقی نقصان نہ پہنچائیں۔ جہاں کہیں ایسے واقعات انکے علم میں آجاتے ہیں وہ ان کے تدارک کی پوری پوری سعی کرتے ہیں۔

یہ اس کام کا مختصر خاکہ ہے۔ جو اس وقت کشمیر ریلیف کے ماتحت ہو رہا ہے۔ مگر ہم اس وقت تک مطمئن نہیں ہو سکتے۔ جبتک ہم اس کام کو پایۂ تکمیل تک نہ پہنچائیں۔ جسے خدا کے اولوالعزم خلیفہ نے جاری کر رکھا ہے۔ پس میں احباب سے پُر زور اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ کشمیر ریلیف فنڈ کو باقاعدہ ادا کرنا اپنے آپ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۸ فروری۔ انڈین کمانڈ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل رات برطانی طیاروں نے رنگون میں دشمن کے ٹھکانوں پر تیس ٹن وزنی بم پھینکے۔ جگہ جگہ آگ لگ گئی۔ اراکان کے کنارے کے ساتھ دشمن کے چھوٹے چھوٹے جہازوں پر بم برسائے گئے۔ ایک گاؤں پر بھی حملہ کیا گیا اور ٹانگو کے پاس موٹر ٹرانسپورٹ پر حملہ کیا گیا ان حملوں کے بعد سب طیارے واپس آ گئے۔

قاہرہ ۸ فروری۔ اتحادی دستوں کی ساحلی علاقہ میں دشمن کے دستوں سے جھڑپیں ہوئیں۔ موسم کی خرابی کی وجہ سے بڑی میدانی کارروائیوں میں رکاوٹ رہی۔ ہر جگہ گشتی سرگرمیاں جاری رہیں۔ جنوبی علاقہ میں دشمن کی مسلح کاروں کو منتشر کر دیا گیا۔ ساحلی میں دشمن کے رسد اور کمک کے دستوں پر حملے کئے گئے۔ اتحادی طیاروں نے نیپلز پر زبردست حملہ کیا۔ بعض جہازوں پر نشانے لگے۔ ایک طیارہ واپس نہ آ سکا۔ جنرل منٹگمری کی فوجیں سرحد کے ساتھ اپنے ٹینک اور توپیں نصب کر رہی ہیں۔ تاکہ مرات لائن پر حملہ کیا جا سکے۔ یہ لائن سرحد سے ستر میل اندر ہے وسطی محاذ پر دشمن کے ایک گشتی دستے کو پیچھے دھکیل دیا گیا۔ جبل منصور کے محاذ پر اتحادی اپنے مورچے مضبوط کر رہے ہیں

لنڈن ۸ فروری۔ شمالی افریقہ میں برطانیہ کے منسٹر آف سٹیٹ اور مسٹر روز ویلٹ کے نمائندہ نے ایک مشترکہ بیان جاری کیا ہے۔ کہ ان میں اور ان کی حکومتوں کے مابین پولیٹیکل معاملات میں کوئی اختلاف نہیں۔ ہمارا صرف ایک مقصد ہے۔ یعنی دشمن کو شکست دینا۔ جنرل ڈیگال اور جنرل جیرو میں اتحاد کرانے میں بہت کامیابی ہوئی ہے۔

لنڈن ۸ فروری۔ برطانی طیاروں نے مغربی جرمنی پر شدید حملہ کیا۔ مگر اس کی تفاصیل کا ابھی علم نہیں ہوا تاہم برلین ریڈیو نے اس حملہ کی شدت کا اعتراف کیا ہے

ماسکو ۸ فروری۔ اس وقت سب کی آنکھیں راسٹوف پر لگی ہوئی ہیں۔ دریائے ڈان کا جنوبی کنارہ دشمن سے بالکل صاف کر دیا گیا ہے۔ یہاں دریا ایک میل چوڑا ہے۔ اور اسے عبور کرنا آسان نہیں۔ بہرحال راسٹوف پر اب براہ راست حملے ہو رہے ہیں۔ شہر کو سب سے زیادہ خطرہ اس روسی فوج سے ہے۔ جو شمال سے بڑھ رہی ہے۔ جنوبی ڈان کے علاقہ میں اب کچھ جرمن صرف کوبان کے انتہائی مغرب میں ہیں۔ روسیوں نے کرسک اور خارکوف نیز خارکوف اور اوریل کے درمیان سلسلہ رسل و رسائل منقطع کر دیا ہے۔

لنڈن ۸ فروری۔ ہٹلر کو اس وقت آدمیوں کی جس قدر ضرورت ہے۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ سوئٹزرلینڈ کے جرمن باشندوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر فوجی خدمات کیلئے اپنے نام رجسٹر کرائیں۔ ان میں نوے ہزار لوگ ایسے ہیں۔ جو اس سے قبل فوجی خدمات کے ناقابل قرار دئے گئے تھے۔

دہلی ۸ فروری۔ آج حکومت ہند کے کامرس ممبر نے سنٹرل فوڈ ایڈوائزری کونسل کے اجلاس کی صدارت کی۔ اور کئی ایسی تجاویز کا ذکر کیا۔ جو فوڈ ڈیپارٹمنٹ اختیار کر رہا ہے۔

لنڈن ۸ فروری۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی طیارے دور دراز تک دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کر رہے ہیں۔ آج نیوگنی میں بھی دشمن کے فوجی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا۔ ایک شہر کا کے نادیر مشین گنوں سے گولیاں چلائی گئیں۔ لے کے ہوائی اڈہ پر بھی حملہ کیا گیا۔ دو بجروں کو جن میں فوجیں تھیں۔ بم گرائے گئے۔ ان کے ٹکڑے اڑ گئے۔ اور بہت سے سپاہی مارے گئے۔

لاہور ۸ فروری۔ جنگ کے سلسلہ میں ٹیکنیکل خدمات کے لئے آدمی دینے میں پنجاب تمام برطانی ہند کے دوسرے صوبوں اور دیسی ریاستوں سے اول رہا ہے پنجاب ۶۵۲۸ ٹرینڈ آدمی دے چکا ہے اور کوئی ساڑھے تین ہزار زیر تربیت ہیں۔

لنڈن ۸ فروری۔ اٹلی کے مشہور صنعتی شہر ٹیورن پر جو حملہ یکشنبہ کی رات کو ہوا۔ اس کی تفاصیل اب موصول ہوئی ہیں۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ آٹھ آٹھ ہزار اور چار چار ہزار پونڈ کے بم اور آتش افروز گیس پھینکے گئے۔ یہ حملہ بے حد شدید اور اجتماعی تھا۔ اس قدر سخت نقصان پہنچایا اس جنگ کے دوران میں ٹیورن کے کارخانوں پر کبھی نہیں مارا گیا۔ اس بمباری سے جن مقامات پر آگ لگی۔ ان کا شمار نہیں ہو سکتا۔ سارا شہر وسیع شعلوں کی لپیٹ میں نظر آ رہا تھا۔

لنڈن ۸ فروری۔ پیرس سے اس مضمون کی اطلاعیں آئی ہیں کہ روسی محاذوں میں جرمنوں کو جو نقصان جان اٹھانا پڑا ہے۔ اسے پورا کرنے کیلئے ہٹلر یورپ کے مقبوضہ ممالک سے بھرتی حاصل کر رہا ہے۔ فرانس سے اڑھائی لاکھ مزید کاریگروں کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اسکے علاوہ کوشش ہو رہی ہے کہ فرانس کے ان تمام صنعتی کارخانوں کو جو آجکل بند ہیں یا جنہیں جزوی طور پر کام ہوتا ہے جرمنی میں منتقل کر دیا جائے موسیو لاوال دسمبر کے مہینے میں تین لاکھ فرانسیسی کاریگر جرمنی بھیج چکا ہے۔ ان میں سے ڈیڑھ لاکھ جنگی صنعتوں میں کام کرنے کے قابل ہیں۔

واشنگٹن ۸ فروری۔ جمہوریات متحدہ امریکہ کے سررشتہ تجارت نے اعلان کیا ہے کہ فتوحات کی امنگ میں ہٹلر نے عالمگیر جنگ کا جو سلسلہ شروع کرایا ہے اسمیں دنیا کو چار کھرب ڈالر خرچ کرنے پڑے ہیں۔ اگر ایک سال تک ہٹلر کو گھٹنے ٹیک دینے پر مجبور نہ کیا گیا۔ تو یہ اخراجات پانچ کھرب ڈالر ہو جائیں گے۔

واشنگٹن ۸ فروری۔ وزیر بحر کرنل ناکس نے پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ہٹلر آبدوزوں کی لڑائی پر اب زیادہ زور دے رہا ہے۔ اس امر کو باور کرنے کے لئے ہر ایک وجہ موجود ہے کہ جاپانی کسی اقدام کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ ایسی سرگرمیاں عموماً کسی بڑے معرکے کی ابتدا میں ہوا کرتی ہیں۔

واشنگٹن ۸ فروری۔ جنگی جہاز سازی کے افسر اعلیٰ ایڈمرل ایمری لینڈ نے کل اس امر کا اعلان کیا کہ جرمنی میں آبدوزیں بنانے کی رفتار تیز ہو گئی ہے۔ جرمنی کی بندرگاہوں میں ہر روز ایک آبدوز تیار کی جاتی ہے

لنڈن ۸ فروری۔ ارجنٹائن کے ایک نوجوان نے ایک ایسا اخبار ایجاد کیا ہے جو اپنا سارا مضمون خودبخود سنا دیتا ہے۔ اس اخبار کے کاغذی تختے کے ایک طرف اُبھری ہوئی لکیریں اور نقطے ہیں۔ جب تختے کی اس طرف کو ایک خاص مشین پر رکھ دیا جاتا ہے تو اخبار اپنا مضمون پڑھ کر سنانا شروع کر دیتا ہے۔ تختے کے دوسری طرف معمولی حروف میں اخبار چھپا ہوا ہوتا ہے۔ جو اخبار بین حضرات اخبار کو سننے کی زحمت گوارا نہ کر سکیں۔ وہ حسب معمول بچشم خود پڑھ سکتے ہیں۔ اس اخبار کیلئے مخترع نے ایک خاص نوعیت کا چھاپہ خانہ بھی تیار کر لیا ہے۔ مخترع صاحب اب پبلشروں کیساتھ بات چیت کر رہے ہیں

کولمبو ۸ فروری۔ سیلون کے گورنر نے کفایت شعاری پر براڈکاسٹ کرتے ہوئے لوگوں کو متنبہ کیا ہے کہ جنگ کے بعد جو "برسات کا موسم" آنیوالا ہے۔ اس میں روپیہ کی سخت ضرورت ہوگی۔ اور آج کی کفایت شعاری اس وقت آپکے بہت کام آئے گی۔ کفایت شعاری کے طریقوں کی وضاحت کرتے ہوئے ہز ایکسیلنسی نے کہا۔ میں آٹھ ماہ سے سیفٹی ریزر کا صرف ایک بلیڈ استعمال کر رہا ہوں جو وقتیکہ بلیڈ کند ہو جاتا ہے تو اسے بندوق کی نالی کے ساتھ رگڑ کر تیز کر لیتا ہوں۔

ماسکو ۹ فروری۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سوویٹ افواج نے کرسک پر قبضہ کر لیا ہے۔ بہت سا سامان ان کے ہاتھ آیا۔ جسے اب شمار کیا جا رہا ہے۔ یہ بہت بڑی چوٹ ہے جو سٹالن گراڈ کے بعد جرمنوں پر لگائی گئی ہے۔ کرسک ورونیش سے ایک سو تیس میل شمال مغرب میں ہے جرمنوں نے نومبر ۱۹۴۱ء میں اس پر قبضہ کیا تھا۔ یہ اس لائن پر ہے جو ماسکو سے کریمیا کو جاتی ہے۔ اور جرمنوں نے اسے جنوبی روس میں اپنی فوجوں کو سامان پہنچانے کیلئے اہم اڈہ بنایا ہوا تھا۔ جو روسی فوجیں بحیرہ ازوف کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ وہ اس کوشش میں ہیں کہ جرمنوں کے روسٹوف سے پیچھے ہٹنے کا رستہ مسدود کر دیں۔ ایک خبر ہے کہ جرمن روسٹوف سے ٹاگن روگ کو بھاگ رہے ہیں۔ جو تیس میل مغرب میں ہے۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ شاید جرمن یہاں سخت مقابلہ کریں۔ ابھی روسی فوجوں کے ڈان کو پار کرنے کی کوئی خبر نہیں آئی۔ کاکیشیا میں جرمن فوجیں پہلے گھر چکی ہیں۔ مگر اب ان کو جنوب مشرقی کنارے کے ساتھ ساتھ اور پیچھے دھکیل دیا گیا ہے۔ اور وہ سامان چھوڑ کر کرچ کی کھاڑی کو پار کر کے بھاگنے کی کوشش میں ہیں۔

لنڈن ۹ فروری۔ یکشنبہ کی شب کو برطانی طیاروں نے جرمن آبدوزوں کے سب سے بڑے اڈہ لوریاں پر ایسا زور کا حملہ کیا کہ اس سے پہلے اتنا بڑا نہ کیا تھا۔ بمباری سے بندرگاہ میں سخت تباہی مچ گئی۔ یہ اس اڈہ پر ۶۵ واں حملہ تھا۔ اس حملہ میں چار ہزار ٹن وزنی بم پھینکے گئے۔

قاہرہ ۹ فروری۔ آٹھویں فوج کے ہراول دستے ٹیونیشیا کے کنارے کے علاقہ میں پہنچ گئے ہیں اور آگے بڑھ رہے ہیں وسطی محاذ پر فرانسیسیوں نے ایک اہم ٹیلہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یکشنبہ کی رات کو امریکن اڑن قلعوں نے نیپلز پر جو حملہ کیا تھا اطالویوں نے اسکی شدت کو تسلیم کر لیا ہے۔ اس حملہ سے بندرگاہ میں ایک سے دوسرے سرے تک آگ بھڑک اٹھی۔ تین تجارتی جہازوں پر سیدھے نشانے لگے۔ معلوم ہوا ہے کہ فرانسیسی فوجیں اب الجیریا سے گذر کر ٹیونیشیا کی طرف جا رہی ہیں۔ یہ وہ فوجیں ہیں جو الجیریا کے گورنر جنرل نے مہیا کی ہیں۔

روم ۹ فروری۔ ریڈیو پر اہل اطالیہ سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ حوصلہ نہ ہاریں۔ یہ لڑائی ہمارے لئے بہت مشکل اور خطرناک ہے۔

۲۰ فروری سے یکم مارچ تک زیادہ سے زیادہ موصی بنائے جائیں

مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر